صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 اگست 2016 بمطابق 11 ذیقعد 1437 ہجری تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ٱلرَّحۡمَـٰنُO عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَO خَلَقَ ٱلۡإِنسَـٰنَO عَلَّمَهُ ٱلۡبَيَانَO ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍO وَٱلنَّجۡمُ وَٱلشَّجَرُ يَسۡجُدَانِO وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلۡمِيزَانَO أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِى ٱلۡمِيزَانِO وَأَقِيمُواْ ٱلۡوَزۡنَ بِٱلۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ ٱلۡمِيزَانَO وَٱلۡأَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡأَنَامِO فِيهَا فَـٰكِهَةٌ وَٱلنَّخۡلُ ذَاتُ ٱلۡأَكۡمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں، یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: محمد علی ایم پی اے 15 اگست، وجیہہ الزمان، سعید گل، شکیل احمد، اکبر ایوب خان، اعزاز الملک افکاری، سردار فرید احمد، محمود احمد بیٹنی، الحاج صالح محمد، حاجی قلندر خان لودھی، سلیم خان صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی میڈم۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو مفتی جانان صاحب کو اس ہاؤس آمد پر ویلکم کرتی ہوں کہ بڑی مدت کے بعد تشریف لائے ہیں (قہقہے) اور دوسری جناب سپیکر صاحب! ہیلتھ سے Related ایک مسئلہ ہے، اگر منسٹر صاحبان آپ کے توسط سے میری طرف متوجہ ہو جائیں، Important بات ہے، جناب سپیکر صاحب! Pediatric ventilators جو ہیں، وہ ہر ہسپتال کی ضرورت ہوتے ہیں اور ہمارے ہاں پشاور میں تین ہاسپٹلز ہیں جو بڑے ہاسپٹلز ہیں، وہاں پر میں چاہتی ہوں کہ ہر Pediatric ward میں، نرسری میں اور 9 وارڈوں میں جو ہیں، ہر 9 وارڈز جو موجود ہیں، ان میں یہ Ventilators جو ہیں تو یہ موجود ہونے چاہیئں اور اس میں کوئی اتنا خرچہ بھی نہیں ہے، اس میں ایک لاکھ 20 ہزار روپے ایک Ventilator پر خرچ آتا ہے، چونکہ ہیلتھ منسٹر لیکن Collective responsibility ہے تمام کیبنٹ کی، تو مجھے یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ یہ تمام Ventilators مہیا کئے جائیں گے کیونکہ اس سے بچوں کی زندگیاں جڑی ہوئی ہیں اور پھر اس میں ایک پرائیویٹ ہاسپٹل جو ہے، وہ بہت زیادہ ظلم یہ کر رہا ہے کہ صرف 24 گھنٹے کیلئے ایک، اگر بچے کو Ventilator کی ضرورت ہے تو وہ 10 ہزار روپے اس کے چارج کرتا ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بہت بڑا ایشو ہے، خاص طور پر پشاور دارلحکومت جیسی جگہ پر تو تین ہاسپٹلز میں، یعنی اگر 27 وارڈز ہیں اور تین ایمرجنسی ہیں تو اس میں 35 لاکھ روپے کوئی زیادہ بڑی بات بچوں کی زندگی سے نہیں ہے۔ دوسرا مجھے پتہ ہے، آپ نے دوبارہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر نہیں دینا تو میں اسی پر Related یہ دوسری بات کرونگی کہ ہنگو کا ایک شہر ہے، ہنگو جو شہر ہے اور

وہاں پر ایک پایو محمد ہے، اس کی وٹے سٹے کی شادی ہوئی ہے، اس کی جو بہن، اس کو گھر بھیج دیا گیا ہے اور پھر بھائیوں نے پایو محمد کو کہا کہ اپنی بیوی کو بھیج دو تو اس نے کہا کہ 20 سال ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! چونکہ آپ دو ایشوز ایک ساتھ نہ ملایا کریں تاکہ کنفیوژن نہ ہو۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اوکے سر، اوکے سر، پھر مجھے آپ ٹائم دے دیں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میڈم کی یہ جو پوائنٹ آف آرڈر پر انہوں نے Ventilator کی بات کی ہے، بالکل یہ Collective responsibility ہے، منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، تاہم سیکرٹری صاحب ڈیپارٹمنٹ کے مجھے امید ہے کہ موجود ہونگے، میں انشاءاللہ فلور آف دی ہاؤس یہ Assure کراتا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ تمام Ventilators انشاءاللہ ہم لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی۔ یہ میڈم آمنہ سردار، ایک منٹ، حوصلہ حوصلہ، ترتیب سے کرتے ہیں، آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر، یہ فاٹا ایڈہاک لیکچررز کا جو مسئلہ ہے، ان کو تقریباً 9 ماہ ہو گئے ہیں کہ ان کو تنخواہیں نہیں ملی ہیں، بہت پریشان ہیں وہ لوگ اور اس کے ساتھ یہ ورکرز ویلفیئر بورڈ جو ہے، اس کے ملازمین کو پانچ ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں اور جو ٹیچرز کا مسئلہ ہے، جو سکیل اور ان کا وہ مسئلہ چل رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیچنگ اسسٹنٹ کا؟

محترمہ آمنہ سردار: جی، ٹیچنگ اسسٹنٹ کا، تو ان سے آپ کی بات ہوئی ہے چیمبر میں، تو ان کیلئے کچھ خاص نوٹس لینے کی ضرورت ہے، ٹیچنگ اسسٹنٹ کی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز، شاہ فرمان صاحب! آپ Respond کریں۔ جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر، میڈم نے جو بات کی، اس کا میں دوسرا جو ان کا کوسچن تھا، اس کا میں پہلے جواب دینا چاہونگا کہ جو ورکر ویلفیئر بورڈ کی سیلریز ہیں، وہ فیڈرل گورنمنٹ سے Approved ہو کر آتی ہیں، ہمارے پاس وہ فنڈز نہیں ہوتے، وہ جب بھی Approve کراتے ہیں، وہ بھیجتے ہیں تو وہ Distribute ہو جاتی ہیں، اگر فنڈز Available ہیں اور وہ نہیں ہو رہا تو اس

کے اوپر بات کر سکتے ہیں، وہ میڈم انیسہ زیب صاحبہ آ جائیں تو ان سے ہم بات کرتے ہیں لیکن I am sure کہ اگر پیسے آجاتے ہیں تو وہ Instantly وہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور یہ ایڈہاک لیکچررز کا جو ایشو ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: ایڈہاک لیکچررز کا ہم نے چیف منسٹر صاحب سے اس کی بات کی ہوئی ہے اور ابھی مشتاق صاحب آ جائیں گے تو میں پرائیویٹ ان سے پوچھ لونگا، کیونکہ یہ Basically چیف منسٹر صاحب نے یہ بات کی تھی کہ یہ فاٹا کے اندر ہے تو اگر قانوناً ہم ان کو Permanent کرا سکتے ہیں، کیونکہ اس سے پہلے کوئی Three hundred plus لیکچررز ہم Permanent کرا چکے ہیں تو کوئی ایشو ان کے ساتھ نہیں ہے، صرف یہ کہ چیف منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا، اب مشتاق صاحب آئیں گے، ان سے بات کریں گے تو پھر بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! میں اس پر خود بھی، میں اس پر رولنگ دینا چاہتا ہوں، تھوڑا Kindly آپ مجھے، میں اس پر یہ، میرا Concern اس پر یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایڈہاک لیکچررز اور جو ٹیچنگ اسسٹنٹس ہیں، دونوں کے ایشوز جو ہیں نا، مسلسل اسمبلی میں بھی آئیں، سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھی گئے، ابھی تک ان کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں بالکل یہاں سے رولنگ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی، اگر اس کی Legal کوئی Technicalities ہیں، کوئی لیگل پروسیجر، پرابلم ہے تو وہ بھی اسمبلی میں لے کر آئیں تاکہ ہم اس مسئلے کو حل کریں، نو مہینے سے ان کو سیلریز نہیں مل رہی ہیں اور جو ٹیچنگ اسسٹنٹ ہیں، ان کا مسئلہ بھی کیونکہ اس وقت 900 کچھ آگے پیچھے Strength, Teaching Assistant کی ہے، اگر یہ ٹیچرز بھی فارغ ہو جاتے ہیں، ایک مہینے میں تو ان کا مسئلہ یہ ہوگا کہ پھر کلاسز تو ویسے بھی، کالجز میں ٹیچنگ کی کمی ہے تو میں ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کرتا ہوں، انسٹرکشن دیتا ہوں کہ وہ Immediately ٹیچنگ اسسٹنٹ اور ایڈہاک لیکچررز کے جو بھی مسائل ہیں، ان کو حل کریں اور اسمبلی میں اس کی رپورٹ پیش کرے۔ جی، منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ یہی ٹیچنگ اسسٹنٹس کے بارے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ سر، یہ پچھلی گورنمنٹ میں اور اسی گورنمنٹ میں یہی پوائنٹ اٹھایا گیا تھا کہ پبلک سروس کمیشن اس کی جو پوسٹ ایڈورٹائز کرتا تو اس پر اتنا ٹائم نکال دیتے ہیں کہ دو دو سال تک وہ بے چارے گھومتے پھرتے ہیں، اب یہ جو ٹیچنگ اسسٹنٹس ہیں، یہ میرٹ پر اور این ٹی ایس ٹیسٹ پر آئے ہوئے ہیں اور دو سال ان کے پورے ہو گئے ہیں تو باقی جو لوگ ہیں جو دو سال پورے کر کے انہوں نے تو اس اسمبلی نے ان کو کنفرم کیا ہے، میرے خیال میں باقی گورنمنٹ بھی، آپ بھی ان کے ساتھ Agree ہیں اور ہمارے پاس سٹینڈنگ کمیٹیوں میں بھی اور یہاں پر ریزیلوشن بھی پاس ہو چکی ہے لیکن ہمیں، مجھے بتایا گیا ہے کہ صرف ایجوکیشن منسٹر اس میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں، تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کیوں اس پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ مجھے پتہ ہے لیکن میں نے جو انسٹرکشنز دی ہیں، اس کے مطابق میں نے یہ دی ہیں، میں خود اس کو، سردار حسین صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: Right Sir, thank you، شکریه سپیکر صاحب۔ زه ستاسو په نوټس کښې یو ډیر اهم د رولز آف بزنس په حواله باندې یو ایشو ستاسو په نوټس کښې راوستل غواړم او د هاؤس هم په نوټس کښې راوستل غواړم چې هغه تیره ورځ په دې هاؤس کښې کارروائی روانه وه او د کورم نشاندهی وشوله سپیکر صاحب! او بیا کورم برابر نه وو او تاسو څه وخت هم ورکړو د برابریدو د پاره، د بدقسمتئ نه هغه کورم برابر نه وو، بیا هم هاؤس ته پنځلس ممبران راغلل او پکار خو دا وه چې کورم برابر نه وو نو د رولز آف بزنس مطابق خو دا اجلاس مخکښې شړل مناسب نه وو، د رولز آف بزنس خو لا Violation وو، زه صرف د اسمبلئ د ریکارډ ټهیک کولو د پاره چې په هغه پنځلسو ممبرانو باندې چې کوم اجلاس شوے دے او چې کومه کارروائی شوې ده سپیکر صاحب! هغه خو ظاهره خبره ده چې د رولز آف بزنس بالکل خلاف ده او چې کله مونږ دلته د حکومت نه دا مطالبه کوؤ یا د بیروکریسی نه دا مطالبه کوؤ چې زمونږ په قرارداد باندې عمل نه کیږی یا په اسمبلئ کښې چې کوم پروسیډنګز دی، په هغې باندې افسران عمل درآمد نه کوی، زما دا خیال دے چې دا ښه میسج نه دے چې، مونږ پخپله د دې اسمبلئ چې کوم رولز آف بزنس دے، د هغې

Violation کوؤ نو زما دا خیال دے چې دا زمونږ د ټولو په کردار باندې یو ډیر لوئے سوالیه نشان دے ، لهذا زه به ستاسو نه دا ډیمانډ کوم، مطالبه به کوم چې کورم برابر نه وو او اجلاس شوے دے ، هغه څومره کارروائی چې شوې ده، هغه د رولز آف بزنس خلاف شوې ده، په ضد کښې شوې ده۔

جناب سپیکر: نمبر ون خبره دا ده، بالکل ما چې څه اجلاس چلولے دے ، ما د قانون مطابق چلولے دے ، د رولز آف بزنس مطابق مو چلولے دے او Legally مو ټهیک چلولے دے او زه په هغې باندې پوهیږم چې د هغې څه پروسیجر دے۔ دویمه خبره دا ده چې هغې کښې هیڅ ډسکشن څه دغه نه دے شوے ، صرف افغان ایشو باندې ډسکشن شوے دے ، نور په هغې کښې داسې کارروائی نه ده شوې چې گنی څه دغه پاس شوے دے ، صرف افغان ایشو چې کوم ډسکشن وو، هغه ایم پی ایز هغې کښې سپیچز کړی دی، نور هغې کښې اضافی کارروائی نه ده شوې۔ کوئسچنز آور۔ جی، شیراز خان، شیراز خان، پلیز۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتاہوں کہ موجودہ حکومت کادعویٰ ہے کہ 'تعلیم سب کیلئے' ، یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔جناب عالی! میری تحصیل ٹوپی میں واحد FEF کالج ہے،اس کو بند کرنے کیلئے انہوں نے اقدامات کئے ہیں،فرسٹ ایئر میں داخلے نہیں دیئے جارہے ہیں۔جناب سپیکر، میں اس حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتاہوں کہ جب تک تحصیل ٹوپی کیلئے ڈگری کالج چالو نہیں ہوا،اس وقت تک میری تحصیل کے لوگوں کے ساتھ ظلم زیادتی نہ کی جائے،ان لوگوں کو فرسٹ ایئر میں داخلے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: بالکل، شیراز خان! جو آپ نے یہ بات کی ہے، میں نے آج سیکرٹری ایجوکیشن اور سی پی او کو بلایاہوا تھا، میں نے ان کو انسٹرکشنز دی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ فرسٹ ایئر کی کلاسز بھی شروع ہوں گی اور ہم نے یہاں اس کو جو بھی Decision ہوگا، ہم اس کو ایک ریگولر کالج کے طور پر کریں گے، تو Already میں نے ہائر ایجوکیشن کو انسٹرکشنز دی ہوئی ہیں کہ کلاسز شروع کی جائیں۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز یہ۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں نے باقی جس۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، فیصل صاحب! جی، دا ایجنډه به هم چلوؤ، دا خو پوره هغه چې چا محنت کړے دے، ایجنډه ئے جوړه کړې ده نو پکار ده چې وړومبے هغوی ته Importance ملاؤ شي۔ کوئسچنز آور شروع کوؤ جی، بس Just one minute, please۔

راجہ فیصل زمان: تھینک یو، سر۔ میں بھی اسی ایشو کے بارے میں کہنا چاہتا تھا کہ FEF جدھر بھی ہیں، جہاں بھی ہیں، وہاں پر بچیوں کو بہت تکلیف ہے سر۔ آپ نے اس کو Endorse کیا، آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ فرسٹ ایئر کی کلاسز کے حوالے سے اور تھرڈ ایئر کی کلاسز کے حوالے سے کم از کم چھ مہینے تک ان کو Carry on رکھیں کہ ان کا جو سمسٹر ہے، یہ پورا ہو جائے سر۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، مفتی غفور صاحب! پلیز شارٹ۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ، یہ مفتی غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: یو ډیره انتهائی اهم خبره ستاسو په نوټس کښې راولم او مخکښې هم دا په فلور باندې عاطف صاحب د دې ایشورنس ورکړے وو۔ د زرګونو په تعداد کښې چې کوم این ټی ایس د اساتذه هغه بهرتئ شوی دی، هغوی ته جی ډیر لوئے مشکلات دی، ډیر لوئے تکلیف دے، هغه په Fixed Pay باندې کار کوی، هیڅ قسم هغوی ته الاؤنسز نشته، هیڅ قسم هغوی ته مراعات نشته دے، دا د قوم معمران دی، د مستقبل، زما په خیال دا خو داسې کیدل مناسب به نه وی، د هغوی د Permanent کولو د پاره او هغوی ته هغه ریګولر چې څومره Employees دی، زمونږه هغه الاؤنسز، هغه مراعات، هغه سهولیات ورکولو د پاره سپیکر صاحب! که تاسو یو دغه جاری کړئ نو دا به ډیره زیاته بهتره وی جی۔

جناب سپیکر: اگر آپ اس کے اوپر کال اٹینشن نوٹس لے کر آئیں یا کوئی ایڈ جرمنٹ تو بہتر ہوگا تاکہ اس کے اوپر، لیکن اس کے اوپر ایک Understanding ہے کہ جو ایجوکیشن منسٹر نے یہ خود بھی کہا تھا یہاں کہ وہ اس کو ریگولرائز کریں گے تو میں خود بھی اس کے بارے میں پوچھنا چاہونگا کہ کیا ہوا جی؟ جی فریڈرک عظیم۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب! مجھے رول ریلکس کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وہ قرارداد انشاءاللہ بعد میں پیش کریں گے، ابھی تو۔

جناب فریڈرک عظیم: سر، میں کافی دنوں سے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے قرارداد مجھے بھیجی نہیں ہے، آپ کیا پیش کرنا چاہتے ہیں؟

جناب فریڈرک عظیم: میں نے بھجوادی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے تو ادھر بھیج دیں، کوئی طریقہ ہے اس کا نا۔

جناب فریڈرک عظیم: میں نے سر! بھجوائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس نہیں ہے، وہ مجھے بھیج دیں تاکہ میں چیک کر لوں پلیز۔

جناب فریڈرک عظیم: میں نے پہلے سے بھجوائی ہوئی ہے، آپ کے نوٹس میں میں نے لایا تھا۔

جناب سپیکر: میرے پاس نہیں آئی ہے نا، میں اس طرح۔۔۔۔۔

(مداخلت)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، کوئسچن نمبر 2494، محترمہ ثوبیہ شاہد۔ اچھا محترمہ ثوبیہ شاہد کے جتنے بھی کوئسچنز ہیں، وہ Lapsed۔ اچھا کوئسچن نمبر 3501، ملک نور سلیم، پلیز۔

مفتی سید جانان: سپکر صاحب، زہ د ثوبیه شاهد د سوال متعلق یو خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: No please، هغه چې مؤور نشته، چې مؤور نه وی۔

مفتی سید جانان: چې هغوی نه وی نو هم زه په هغې باندې خبره کولے شم جی، زه یو خبره کول غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری کولې شئ خو دا اضافی۔

مفتی سید جانان: سپلیمنټری کومه۔

جناب سپیکر: جی وړومبے ملک نور سلیم۔ مفتی صاحب، ته یو دوه منټه، یو دوه منټه، مفتی صاحب، تاسو پلیز یو دوه منټه کښینئ، مفتی صاحب، لږ کښینه، یو دوه منټه تاسو لږ دغه وکړئ، تاله درکوم چانس، پلیز کښینه، تاسو لږ کښینئ، یو دوه منټه نور سلیم خان۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زه دا سوال کوم چې د نور سلیم سوال د دې نه وروستو دے، د نور سلیم سوال په اخر کښې دے-----

جناب سپیکر: نو ګوره جی، تاته وایم چې تاسو کښینئ یو منټ مفتی صاحب، مفتی صاحب، تاسو کښینئ پلیز، تاسو کښینئ پلیز، زما هم درته ریکویسټ دے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: ته پلیز کښینه کنه، یو منټ دوه پلیز نور سلیم چې وکړی نو د هغه نه پس۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب، پلیز پلیز۔

مفتی سید جانان: سر، ستاسو به مهربانی وی، وایم که یو منټ سر! راکړئ-----

جناب سپیکر: جی جی، جاؤ۔

مفتی سید جانان: سر، دومره بحث اوشو، په دیکښې به دا خبره شوې وی سر، د ثوبیه شاهد سوال دے 2495، زه د رول 48 تحت دا د تفصیلی بحث د پاره نوټس درکوم چې دا دې د تفصیلی بحث د پاره منظور کړلے شی۔

جناب سپیکر: 2495 جی، بس نوټس تاسو راکړو، جی ملک نورسلیم، 3502۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ سپیکر صاحب، 3512-----

جناب سپیکر: 3501۔

جناب نور سلیم ملک: 3512 سر-----

جناب سپیکر: 3501۔

جناب نور سلیم ملک: میرے پاس پہلے سے 3512 لگا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پاس 3501 ہے۔

جناب نور سلیم ملک: چلو پہلے 3501 کر لیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، 3501۔

جناب نور سلیم ملک: پھر 3512 تو Lapse نہیں ہوگا سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے پاس تو نہیں ہے، آپ کا یہ کوسچن۔

جناب نور سلیم ملک: 3512 تو ہے میرے پاس۔

جناب سپیکر: چلو آپ، میرے پاس نہیں ہے، چلو بسم اللہ کریں۔

جناب نور سلیم ملک: 3512 بولو۔

جناب سپیکر: ہاں 3512۔

* _ 3512 Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister of Sports be pleased to state that:

(a) Has the Department planned Regional Games on Division level;

(b) If the answer of (a) is 'Yes' then please provide the following information;

(i) How many events of Games have been planned for different Division, please provide the complete details of Games for each Division;

(ii) How much budget is allocated for expenditures on these games, please provide complete details of allocation and expenditures Division wise;

(iii) Also please inform the venues selected for each Games event, Division wise along with details of Teams that are taking part in these Games;

(iv) What is the basic criteria for selecting of Teams for these Games?

Mr. Mehmood Khan (Minister for Sports, Culture, Archeology and Youth Affairs): (a) Yes, Department has planed Regional Games on Divisional level.

(b) (i) 15 Games for Male and 13 Games for Female have been planned for all seven Divisions as per following details:

<u>(Male Events U-23 KP Games 2016)</u>

Cricket, Football, Hockey, Basketball, Volleyball, Table Tennis, Lawn Tennis, Squash, Gymnastic, Karate, Judo, Taekwondo, Athletics, Badminton & Boxing.

<u>(Female Events U-23 KP Games 2016)</u>

Cricket, Hockey, Basketball, Volleyball, Table Tennis, Squash, Netball, Wushu, Judo, Taekwondo, Athletics, Baseball & Badminton.

(ii) Rs. 72.3 Million was allocated for these Games. For Male Games, Division wise expendtirues detail is as follows:

- Bannu Division = Rs.26,64,680/-
- Mardan Division = Rs.39,51,010/-
- Kohat Division = Rs.32,90,589/-
- D.I.Khan Division = Rs.27,10,530/-
- Malakand Division = Rs.42,91,495/-
- Abbottabad Division = Rs.38,79,277/-
- Peshawar Division = Rs.30,62,510/-

For Female Games, Division wise expenditures detail is as follows:

- Mardan Division = Rs.23,41,923/-
- Bannu Division = Rs.19,73,979/-
- D.I.Khan Division = Rs.15,04,338/-
- Kohat Division = Rs.21,85,629/-
- Abbottabad Division = Rs.26,66,667/-
- Malakand Division = Rs.21,96,044/-
- Peshawar Division = Rs.20,86,094/-

(ii) Sports Complexes were the venues in all seven Divisions. However, Government Girls Schools & Colleges etc used for Female competitions. All selected Games details has already been given in para (i) above.

(iii) Administrative Department constituted a Committee under the supervision of Focal Person i.e Assistant Commissioner of each District including Education Department and District Sports Officer of the District concerned.

For Games Sub-committees as per ToR were formed under the supervision of Ex-national and International Players. District Teams were prepared and Inter District competitions were held in

the Month of March and April, 2016 and around 5500 Players participated in these competitions. As a result of these competitions, Regional Teams were prepared in selected Games. Later in Peshawar, Inter Regional Competitions of all seven Divisional Teams were held from 3-5th May 2016. Around 2000 Players participated in the final round. Division Peshawar lifted the Trophy. Imran Khan, Chairman Tehrek-e-Insaf was the Chief Guest in the opening ceremony of this Game held at Peshawar Sports Complex on 3rd May, 2016.

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ کوئسچن نمبر 3512۔ سر، میں نے سوال کیا تھا سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے جس میں ریجنل گیمز جو پلان کی گئی تھیں صوبے کے اندر، اس کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا۔ جناب سپیکر، سوال کے زیادہ حصے ہیں لیکن جواب صحیح نہیں دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، جواب میں کافی ساری چیزیں جو میں پوچھنا چاہ رہا تھا، اس کو چھپایا گیا ہے۔ اب I don't know کہ وہ جان بوجھ کر چھپایا گیا ہے یا کیا وجہ ہے؟ میں نے سوال کے (b) نمبر ii میں پوچھا تھا کہ How many events of games have been planned for different divisions? Please provide complete detail of games for each division. جناب! انہوں نے صرف Male events اور Female events تو یہاں درج کر دیئے گئے لیکن یہ نہیں بتایا کہ ہر ضلع میں ہر ڈویژن میں کون کونسی گیم ہوئی اور کون کونسی نہیں ہوئی؟ انہوں نے صرف لسٹ دے دی، تمام گیمز کی جو تمام ضلعوں کیلئے تھیں لیکن اس میں کچھ ایسی گیمز تھیں جو ہمارے ضلع میں نہیں ہوئیں، تو اس کے بارے میں بتایا نہیں کہ کونسے خاص طور پر کس کس ضلع میں کونسی گیم ہوئی؟ اسی سوال کا تیسرا حصہ ہے جناب عالی! اس میں ان سے پوچھا گیا کہ How much budget is allocated for expenditures on these games? Please provide the complete detail of allocation and expenditure division wise. جناب سپیکر، جواب میں صرف Allocations بتائی گئی ہے، Expenditures کی Detail موجود نہیں ہے، یقیناً یہ جتنے بھی پیسے انہوں نے یہاں لکھے ہیں جو کہ 72.3 ملین 72.3 ملین Allocate ہوئے پورے صوبے کیلئے لیکن اس میں نہیں بتایا گیا کہ خرچہ کس کس مد میں، کس کس ڈویژن میں، کس کس طور پر ہوا اور نہ ہی اس کی تفصیل دی گئی ہے، تو جناب سپیکر! جو میرا مقصد تھا، سوال تھا، سوال کرنے کا، وہ یہی تھا کہ مجھے یہ باتیں معلوم ہوں اور اس سے علم ہو تو لہذا میری تو یہ

التجاء ہو گی آپ سے کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ ہم وہاں پر اس پر مفصل بحث کر سکیں اور اس سے Out put نکال سکیں۔

جناب سپیکر: منسٹر سپورٹس، پلیز۔

جناب محمود خان (وزیر کھیل وثقافت): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میرے بھائی نور سلیم نے جو کوسچن پوچھا ہے جی، میرے خیال میں، میرے مطابق تو سب کچھ اس میں موجود ہے، جو جوابات ان کو دیئے ہیں، اس میں اس نے ابھی ایک کوسچن Raise کیا ہے کہ کونسے ڈویژن میں کون کونسی گیمز ہوئی ہیں؟ تو اس میں یہ ہے کہ جہاں پر جو بھی گیم ہو سکتی تھی، وہاں پر اس ضلع کے مطابق اس کے روٹین کے مطابق وہ گیم وہاں پر کرائی گئی۔ دوسرا اس کا یہ تھا کہ اس نے جو Allocation کی بات کی ہے تو اس میں میرے خیال میں کمیٹی کی بات اس لئے نہیں ہے کہ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر چلے جائیں تو وہاں پر آپ کو پوری ڈیٹیل مل جائے گی کہ کونسی گیم کے کتنے اخراجات ہیں، کتنے Players ہیں، سب کچھ ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے تو میرے حساب سے اس کو کمیٹی کی طرف بھیجنا وہ تو ٹھیک نہیں ہے اور باقی اگر ان کی کوئی اور ہے تو نور سلیم صاحب آ سکتے ہیں، ہم Complete اس کے جو تحفظات ہیں وہ دور کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ پلیز بیٹھ جائیں، آپ لوگ پلیز، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں پلیز۔ جی جی، نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے بہت اچھی بات کہی، انہوں نے کہا کہ ویب سائٹ پر Available ہیں تو میں نے یہاں سوال کیا ہے، اسمبلی میں آنا چاہیئے، ویب سائٹ والی ڈیٹیل یہاں پر دے دی جاتی تو مجھے بھی آسانی ہوتی، ویب سائٹ دیکھنے کی ضرورت نہ محسوس ہوتی۔ دوسری بات جو میں سب سے پہلے کر رہا ہوں، جناب سپیکر! سوال کا مقصد یہ تھا کہ یہاں پر ڈیٹیل فراہم کی جائے، منسٹر صاحب نے خود تسلیم کیا کہ کچھ گیمز ایسے جو کچھ ضلعوں میں نہیں ہو سکتی تھیں تو اس کی ڈیٹیل یہاں کیوں نہیں فراہم کی گئی ہے؟ وہی تو مجھے بتانا تھا، انہوں نے کہاں، اس کے علاوہ اس کا چوتھا پارٹ جو ہے، جو میں نے پہلے نہیں بتایا، اس میں بھی یہی ہے کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ Venues بتائیں جائیں، جہاں پر یہ کھیل منعقد ہوئے ہیں، اس میں بھی انہوں نے صرف یہی لکھ دیا کہ جو گیمز تھیں، وہی Venues تھے،

Venues تو یقیناً کہیں پر ہوئے ہونگے، ان کا نام ہوگا، ان کی جگہ ہوگی، ان کی Location ہوگی، میرے ضلع کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، وہاں پر جو گیمز کھیلے جانا چاہیئے تھیں، وہ نہیں کھیلی گئی ہیں، لہذا میں چاہونگا، یہ چیز وہاں جائے اور جن افسران نے، جن محکمے کے لوگوں نے اس میں اس قسم کا کام کیا ہے، ان سے پوچھ گچھ ہو اور میرے ضلع کو میرا حق ملے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: محمود خان! محمود خان!

وزیر کھیل و ثقافت: جناب سپیکر صاحب، اس طرح ہے، یہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے ضلع کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کہ میرے ضلع میں یہ گیمز نہیں کرائی گئی ہیں، اس میں اس طرح ہے کہ یہاں ڈیٹیل میں دیا گیا ہے، بنوں ڈویژن، میرے خیال میں نور سلیم صاحب کا زیادہ وہ ایشو، اس کے اپنے وہ ڈسٹرکٹ کا ہے، لکی مروت کا، یہ اس میں Interested ہے کہ مطلب اس کا فنڈ بھی کم ہے اور یا اتنی زیادہ گیمز وہاں پر نہیں ہوئیں، تو بنوں ڈویژن میں میرے خیال میں دو ڈسٹرکٹس ہیں، یہ ڈسٹرکٹ وائز، جتنے ڈویژن ہیں، اس کے مطابق گیمز ادھر کرائی گئی ہیں، کچھ گیمز اس طرح ہیں کہ وہاں پر ان کے کھلاڑی نہیں تھے تو وہ کیسے منعقد کروا سکتے تھے؟ باقی انہوں نے پوچھا کہ کہاں پر یہ منعقد کرائی گئی تھیں؟ تو وہاں پر جناب سپیکر صاحب، جتنے بھی ہمارے سپورٹس کمپلیکسز ہیں، جتنے بھی ڈویژن میں وہاں پہ یہ گیمز منعقد کرائی گئی تھیں، باقاعدہ ان کیلئے کمیٹی بنائی گئی تھی، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، بھئی! اگر نور سلیم صاحب کے ہیں کوئی تحفظات تو یہ میرے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، میرے ویسے بھی بھائی ہیں، میرے نزدیک ہیں، یہ آجائیں، میں انشاءاللہ ان کو Complete detail بھی فراہم کردوں گا، یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اگر یہ میری بات پر یقین کرتے ہیں تو انشاءاللہ یہ میرا ان سے اس ایوان میں وعدہ ہے کہ انشاءاللہ ان کو Satisfy کردونگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب میرا بھائی ہے اور واقعی یہ جو ہے، مخلص بھی ہے، مگر میں اب بہت گھبرایا ہوا ہوں، یہ تین سال گزرنے کے بعد بیٹھنے بیٹھانے والی باتوں پہ جو ہے نا، مجھے یقین نہیں ہے کیونکہ اتنی دفعہ یہ بیٹھنے بیٹھانے کی باتیں ہوئی ہیں اور وہ کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوا ہے نا، تو میں ان کے کہنے پر بات مان لیتا ہوں لیکن جو میری Reservation ہیں، یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہیں اور یہ

چیزیں جو منسٹر صاحب پڑھ کے سنا رہے ہیں، اگر وہ یہاں دی گئی ہوتیں تو اب مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ میں بہر حال منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا، میرے اور بھی کچھ ایشوز ہیں، پلے گروانڈ کے، وہ بھی ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں تو اس پہ بات کر لیں گے، ٹھیک ہے شکریہ۔

Mr. Speaker: Next, Malik Noor Saleem, 3501.

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر، کوسچن نمبر 3501۔

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ کا ہے؟

جناب نور سلیم ملک: جی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ ہیلتھ منسٹر ملک سے باہر ہیں تو ان کی ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو پینڈنگ کیا جائے۔

جناب نور سلیم ملک: پارلیمانی سیکرٹری اگر ہو تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے پینڈنگ کرنے کی ریکویسٹ کی ہے۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اور سیکرٹری صاحب، میں ایک کرتا ہوں، سیکرٹری صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو جیسے بریک ہوتا ہے، سیکرٹری ہیلتھ بیٹھے ہیں تو وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے آپ کے ایشو کو ڈسکس بھی کر لیں گے۔

جناب نور سلیم ملک: مجھے تو کوئی نظر نہیں آرہے ہیں، سیکرٹری ہیلتھ۔

جناب سپیکر: ہاں ادھر آئے ہیں، اسمبلی میں مجھے ملے ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اسمبلی میں ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: کون ہے پارلیمانی سیکرٹری؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، کوسچن نمبر 3502، ملک نور سلیم۔ یہ بھی ہیلتھ کا ہے تو اچھا اس کو بھی پینڈنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، 3565، محترمہ نجمہ شاہین۔

* 3565 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر محکمہ عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کمشنر ہاؤس اور ڈپٹی کمشنر ہاؤس کوہاٹ وسیع و عریض رقبے پر قائم ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان کے رقبے کی تفصیل، نیز سال 2013 سے 2015 تک سالانہ اخراجات اور ملازمین کی تعداد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، کمشنر ہاؤس بشمول کمشنر بنگلہ، اسسٹنٹ کمشنر بنگلہ، اینیکسیز، تمام دفاتر، سرونٹ کوارٹرز اور لیوی بیرک 5.094 ایکڑ رقبے پر قائم ہیں۔

(ب) سال 2013 سے 2015 تک کے سالانہ اخراجات کی تفصیل:

تنخواہ کی مد میں خرچہ

سال	خرچہ
2012-13	15618904
2013-14	18726535
2014-15	20472858

غیر تنخواہ کی مد میں خرچہ

سال	خرچہ
2012-13	8411000
2013-14	8529069
2014-15	85655325

3) کمشنر ہاؤس آفس کے ملازمین کی کل تعداد 75 ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:
کمشنر (1)۔ ایڈیشنل کمشنر (1)۔ سیکرٹری (1)۔ اسسٹنٹ ٹو کمشنر (ریونیو) (1)۔ اسسٹنٹ ٹو کمشنر (پولیٹیکل/ڈیولپمنٹ) (1)۔ پی ایس ٹو کمشنر (1)۔ سپرنٹنڈنٹ (1)۔ اکاونٹس آفیسر (1)۔ انسپکٹر آف سٹمپ (1)۔ اسسٹنٹس (10)۔ سینئر سکیل سٹینو گرافر (2)۔ ریڈر ٹو کمشنر (1)۔ ریڈر ٹو ایڈیشنل کمشنر (1)۔ ایچ وی سی (1)۔ جونیئر سٹینو گرافر (2)۔ سینئر کلرک (1)۔ کمپیوٹر آپریٹرز (2)۔ جونیئر کلرکس (9)۔ محرر (1)۔ ڈرائیورز (5)۔ کک (1)۔ ویٹر (2)۔ چوکیدار (5)۔ مالی (4)۔ نائب قاصد (16)۔ سویپر (3)۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے یہاں پہ سوال کیا تھا کہ کمشنر ہاؤس اور ڈپٹی کمشنر ہاؤس کوہاٹ وسیع و عریض رقبے پر قائم ہیں، انہوں نے جواب تو دیا ہے کہ جی

ہاں، کمشنر ہاؤس، اسسٹنٹ بنگلہ، کمشنر بنگلہ، یہ تقریباً پانچ ایکڑ رقبے پر قائم ہیں، پانچ ایکڑ زمین کا مطلب چالیس کنال تقریباً بنتی ہے، اس سے پہلے یہاں پر 2002 میں ایک تاریخی لائبریری قائم تھی لیکن اس کے بعد اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ نجمہ شاہین: اور اس کو دوبارہ کمشنر ہاؤس میں تبدیل کر دیا گیا، یہ باقی عملہ جو بتایا گیا، وہ یہاں پر قیام پذیر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ اتنی زیادہ بڑی زمین جو ہے وہ صرف ایک دو بنگلوں کیلئے مختص کی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ یہاں پر جو غیر تنخواہ کی مد، تقریباً تین کروڑ بنتی ہے تو یہ کس اس میں جاتی ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زه صرف د یوې خبرې تپوس کول غواړم چې 8411000 او 8529059 او 8565325 روپئ دا د غیر تنخوا کانو مد کښې ملاؤ دی دغه خلقو ته، د دې د منسټر صاحب وضاحت وکړی چې دا ئے څه څیز کښې ورکړې دی، د اخترونو پیسې دی او دا سې مطلب دے دا پیسې دی، دا دومره ډیرې پیسې په څه څیز کښې ورکړې دی، د دې د لږ تفصیل بیان کړی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ محترمہ نجمہ شاہین نے جو سوالات کئے ہیں، (الف) اور (ب)، اس کے تفصیلاً جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیئے ہیں اور جہاں تک مفتی جانان صاحب کے کوئسچن کا تعلق ہے، سپلیمنٹری، یہ جو نان سیلریز کے جو چار جز بتائے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ Utility اور Maintenance allowances اور فون وغیرہ جو بھی Requirements ہوتی ہیں، اس کی مد یہ 8411000 روپے کے جو اخراجات بتائے گئے، یہ اس مد میں

ہیں، Salary wise بھی انہوں نے ڈیٹیل بتادی ہے، اگر اس کے علاوہ کوئی سپلیمنٹری، انکا کوئی کوئسچن ہے تو اس کا میں جواب دے سکتا ہوں، تو یہ Non Salaries charges ہیں جو کہ اس کی تفصیل موجود ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میڈم۔ دا وائی چې یو تیلتی د بجلئ بل شو، دغه شو، د بجلئ بلونه شو، د تیلی فون دغه شو، دا وائی چې په دې څیزونو کښې دا لگی، چلو یہ میں آپ سے زیادہ 'سیریس' ہوں کہ پتہ تو چلے کہ کدھر خرچ ہوئے ہیں؟

محترمہ نجمہ شاہین: یہ معلومات تو ہونی چاہئیں، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، امتیاز شاہد صاحب۔ آپ اس طرح کریں مفتی صاحب! اب تک مجھے Proper اس کے اوپر Call Attention یا ایک وہ دے دیں تاکہ ہم اس کی پوری ڈیٹیل منگوالیں کہ اس مد میں کیا ہے، کیسے یہ کرتے ہیں؟ تاکہ صحیح پتہ چلے اس کا، کیونکہ ابھی اس کو تو اتنا پتہ نہیں ہوگا۔ ٹھیک ہے جی، وہ بالکل ایک ہے انشاءاللہ۔ میڈم نجمہ شاہین، نیکسٹ، 3566۔

* 3566 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر محکمہ عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کمشنر آفس کوہاٹ چھاؤنی میں واقع ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ KDA میں بنائے گئے سرکاری دفاتر کمشنر کوہاٹ کے استعمال میں ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کمشنر کوہاٹ کے زیر استعمال تمام دفاتر کی تفصیلات اور عملے کی مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں۔

(ب) نہیں، کے ڈی اے کمپلیکس میں صرف تین کمرے ایڈیشنل کمشنر اور اس کے متعلقہ عملے کے زیر استعمال ہیں۔

(ج) (1) (الف) و (ب) میں دی گئی تفصیل کے علاوہ کوئی اور دفتر کمشنر کوہاٹ کے زیر استعمال نہیں۔

(2) کمشنر آفس کوہاٹ کے عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:

کمشنر (1)۔ ایڈیشنل کمشنر (1)۔ سیکرٹری (1)۔ اسسٹنٹ ٹو کمشنر (ریونیو) (1)۔ اسسٹنٹ ٹو کمشنر (پولیٹیکل) (1)۔اسسٹنٹ ٹو کمشنر (ڈیولپمنٹ) (1)۔پی ایس ٹو کمشنر (1)۔ سپرنٹنڈنٹ(1)۔اکاونٹس آفیسر (1)۔اسسٹنس (1)۔ سینئر سکیل سٹینو گرافر (2)۔ ریڈر ٹو ایڈیشنل کمشنر (1)۔جونیئر سکیل سٹینو گرافر (2)۔ کمپیوٹر آپریٹر (2)۔ جونیئر کلرک (9)۔ محرر (1)۔ ڈرائیور (1)۔ کک (2)۔ ویٹر (2)۔ چوکیدار (5)۔مالی(4)۔نائب قاصد(16)۔سوئیپر(3)۔ٹوٹل عملے کی تعداد73۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن میرا جو ہے تو یہ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ کمشنر ہاؤس کوہاٹ چھاؤنی میں موجود ہے، وہ تو ہے بالکل، کے ڈی اے کمپلیکس میں صرف تین کمرے ایڈیشنل کمشنر اور اس کے متعلقہ عملے کے زیر استعمال ہیں۔جناب سپیکر صاحب، یہ جو کمشنر ہاؤس چھاؤنی میں ہے، کینٹ میں ہے اور کوہاٹ کینٹ میں جانا لوگوں کیلئے، ہم جیسے لوگوں کیلئے جانا وہاں ایسے ہوتا ہے جیسے انڈیا کا بارڈر کراس کرنا ہو اور یہاں پہ عوام کو بہت تکلیف ہے جبکہ یہ کے ڈی اے میں دفاتر موجود ہیں تو ان کو وہاں منتقل کرنا چاہیئے، تمام سیکرٹریٹ میں۔

جناب سپیکر: لاءمنسٹر، پلیز۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ تقریباًSame Questionہے، پوسٹوں کے بارے میں انہوں نے معلومات کی ہیں جو کہ تفصیلاً انہوں نے بتایا ہے کہ اس میں کمشنر ہاؤس میں ٹوٹل 75 پوسٹیں ہیں جن میں کلرک، کلریکل سٹاف ہے، کمشنر ہے، ایڈیشنل کمشنر اور اسسٹنٹ ٹو کمشنر، اسسٹنٹ ٹو کمشنر (پولیٹکل)، اسسٹنٹ ٹو کمشنر (ڈیولپمنٹ) یہ ایک ہی جگہ پر انکار رہنا بالکلImpossibleہے اسی لئے اسسٹنٹ ٹو کمشنر (پولیٹکل) کا اپنا آفس ہے اور یہ ایڈیشنل کمشنر کا اپنا آفس ہے جو کہ صرف تین کمروں پر مشتمل ہے اور کوہاٹ کے ڈی اے کمپلیکس میں وہ باقاعدہ کام کر رہا ہے خوش اسلوبی سے تو میرے خیال میں ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ان سارے ڈیپارٹمنٹ کو ایک ہی جگہ پر ہم کام کرنے دیں تو یہ ناممکن ہے جی۔

جناب سپیکر: جی میڈم، نیکسٹ، 3582، یاسین خان، اس کو ہم پینڈنگ کرتے ہیں کیونکہ منسٹر کنسرنڈ نہیں ہے، تو وہ آئے گا، اس کو ہم ایڈریس کر لیں گے۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر صاحب، یو خو ډیره مهربانی، خبره کوم جی، چې دا تقریباً په 12 فروری باندې ما دا جمع کړے دے، دا کوئسچن جی او دا

کوئسچن، دا سړے دومره بارسوخ دے چې دا زه خپله Personally لس ځله د ده دفتر ته لاړم او د هغې نه پس د کوئسچن جواب ماته ملاؤ شو، چې بالکل ئے ګول کړے دے، دیکښې هیڅ حقیقت نشته نو دا یو مطلب جونیئر سړے دے، په 18 ګریډ کښې دے او هغه پوسټ د 19 دے، هغلته ناست دے، مطلب پکار دا ده چې تاسو دا یو خبره وکړئ چې که دے په میرټ نه وی ناست نو فی الحال د دې، کم از کم د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه به چونکه کنسرنډ منسټر نشته، ماته آئیډیا نشته خو زه به ستا دا کوئسچن په Next دغه کښې انشاءاللہ ایډجسټ کړم که خیر وی۔

جناب یاسین خان خلیل: ځه ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: 3504، نجمہ شاہین، ہیلتھ سے Related ہے تو اس کو، نیکسٹ، 3505، ہیلتھ، یہ 3506، یہ سارے ہیلتھ کے ساتھ ہیں تو جتنے کوسچنز ہیں، اس کو میں پینڈنگ کرتا ہوں، نیکسٹ میں اس کو لاتا ہوں۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

2494 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر سائنس وٹیکنالوجی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں اور کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

2495 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر بہبود آبادی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں اور کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): (الف) جی ہاں، محکمہ بہبود آبادی خیبر پختونخوا کو مالی سال 2014-15 میں 330.546 ملین روپے ترقیاتی کاموں کیلئے مختص کئے گئے۔

(ب) مالی سال 2014-15 میں صوبائی حکومت نے ترقیاتی مد میں محکمہ بہبود آبادی کیلئے 330.000 ملین روپے مندرجہ ذیل گیارہ منصوبوں، چار پرانے اور سات نئے منصوبوں کیلئے مختص کئے گئے تھے۔ محکمہ کو مالی سال 2014-15 کیلئے 249.021 ملین جاری کئے گئے جس میں 243.840 ملین خرچ ہوئے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) علاقائی تربیتی ادارہ پشاور کی تزئین و آرائش و تعمیر کیلئے 15.830 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں 4.795 ملین روپے خرچ ہوئے اور 11.030 ملین روپے منقضی ہوئے کیونکہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے اہداف کے مطابق فنڈ خرچ کر سکے۔

(2) تولیدی صحت مرکز بونیر کی تعمیر کیلئے 7.000 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے 6.149 ملین روپے خرچ ہوئے اور سکیم کی تعمیری کام کیلئے کام مکمل ہوئے، 0.730 ملین روپے منقضی ہوئے۔

(3) محکمہ بہبود آبادی ڈائریکٹوریٹ جنرل کی تعمیر کیلئے 171.672 ملین روپے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے جس میں سے تعمیر کیلئے مالی سال 2014-15 میں 80.000 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس سکیم میں 30.000 ملین روپے سکیم نمبر 10 سے Re-appropriate کئے گئے کیونکہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے اپریل تک فنڈ خرچ کیا تھا اور مزید 30 ملین روپے کیلئے درخواست کی گئی جو کہ ان کو دیئے گئے، اسی طرح 10 ملین روپے اس سکیم میں آئے اور 110 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(4) بہبود آبادی پروگرام کی ترقی کیلئے Innovative pilot project کیلئے 7.548 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں 5.559 ملین روپے خرچ ہوئے اور 1.934 ملین روپے منقضی ہیں۔ نٹ ورکنگ کا کام مکمل ہوا اور مزید فنڈ کی ضرورت نہ تھی۔

(5) تولیدی صحت مرکز لکی مروت کی تعمیر کیلئے 9.000 ملین روپے مختص تھے جسمیں سے 7.349 ملین روپے سے تعمیری کام مکمل ہوا اور بقایا رقم 1.650 ملین روپے منقضی ہوئے۔

(6) تولیدی مرکز کرک کی تعمیر کیلئے 9.000 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں 0.130 ملین روپے منقضی ہوئے لیکن نظرثانی شدہ مختص کئے گئے فنڈ 8.870 ملین روپے سے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے 8.999 ملین روپے خرچ کئے۔

(7) علاقائی تربیتی ادارہ ملاکنڈ کیلئے 27.000 ملین روپے مختص تھے، اس سکیم میں 5.040 ملین روپے سکیم نمبر 10 سے Re appropriate کئے گئے، ٹوٹل 32.040 ملین روپے اس سکیم میں آئے جس میں 21.119 ملین روپے خرچ ہوئے، بلڈنگ کرائے پر لی گئی ہے اور بھرتیاں ابھی پراسیس میں ہیں، جس کی وجہ سے اخراجات کم ہوئے اور بقایا فنڈ 10.758 ملین منقضی ہوا، البتہ نظرثانی شدہ متص کی گئی رقم 21.282 ملین روپے میں سے 21.119 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(8) صوبے میں 100 فلاحی مراکز تھے، 89.000 ملین روپے مختص تھے جس میں سے 43.610 ملین روپے خرچ ہوئے، بلڈنگ کرائے پر لی گئی ہیں، بوجوہ ہائی کورٹ Stay order بھرتیاں نہیں ہو سکیں اور 40.449 ملین روپے منقضی ہوئے۔

(9) صوبے میں چار موبائل سروس یونٹ کیلئے 12.000 ملین روپے مختص تھے جس میں سے 6.260 ملین روپے خرچ ہوئے۔ بلڈنگ کرائے پر لی گئی ہیں، گاڑیوں کی خریداری ہوئی اور بھرتیاں ابھی پراسیس میں ہیں جس کی وجہ سے بقایا فنڈ 5.716 ملین روپے منقضی ہوا۔

(10) مانع حمل ادویات کی خریداری کیلئے 43.620 ملین روپے مختص تھے جس میں سے سکیم نمبر 3 کو 30 ہزار ملین اور سکیم نمبر 7 کو 5.040 ملین روپے Re appropriate ہوئے اور بقایا فنڈ 8.582 ملین روپے منقضی ہوئے کیونکہ مانع حمل ادویات کی خریداری جو کہ محکمہ صحت کے ساتھ مشترکہ طور پر ہونی تھی، سال 15-2014 میں نہ ہو سکی۔

(11) علاقائی تربیتی ادارہ ایبٹ آباد کیلئے 6 کنال زمین کی خریداری کیلئے 10 ہزار ملین روپے مختص تھے جن کو ڈپٹی کمشنر کے سپرد کیا گیا ہے لیکن تاحال سائٹ سلیکشن کیلئے سیکشن فور جاری نہیں ہوا ہے۔

2497 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2014-15 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنی کتنی خرچ کی گئی اور کتنا فنڈ منقضی Lapse ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی Lapse ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2014-15 میں محکمہ ہذا کو ترقیاتی فنڈ موصول ہوا ہے۔

(ب) مالی سال 2014-15 میں ترقیاتی فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے، نیز وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ ہذا میں کوئی بھی فنڈ منقضی Lapse نہیں ہوا ہے۔

Statement showing detail of Budget and Utilization for CFY 2014-15 (upto May 20, 2015)

Project Coordination Unit, Police Department, Peshawar.

S.No	Scheme Name	Revised Allocation 2014-15	Release 2014-15	Utilization Upto May, 20, 2015	Remarks
1.	23 Secure Armories across province & Mini Police Lines Hangu (PM Package, 2nd & 3rd Tranch) ADP S.No. 477	190.000	190.000	157.260	
2.	Construction of Instructors Hostel at Police Training Center, District Hangu ADP S.No. 478	0.168	0.168	0.168	
3.	Establishment of Joint Police Training Centre at Nowshera Hakimabad (INL Assisted) ADP S.No.480	140.168	100.00	99.957	
4.	Construction of Police	10.000	10.000	6.417	

	Lines Daggar at Bunner (INL Assisted) ADP S.No.481				
5.	Special Development Support for Khyber Pakhtunkhwa Police (Phase-1) ADP S.No.483	111.000	111.000	64.518	
6.	Project Coordination Unit for Implementation of Law & Order initiatives in Khyber Pakhtunkhwa, Pesh: ADP S.No.484	52.166	52.166	42.955	Balance fund will be utilized in the CFY 2014-15
7.	Special Development Support for Khyber Pakhtunkhwa Police (Phase-II) ADP S.No.485	640.000	640.000	464.086	
8.	Special Development Support for Khyber Pakhtunkhwa Police (Phase-III) ADP S.No.486	425.800	425.800	313.867	
9.	Establishment of Offices for Special Branch Police, Khyber Pakhtunkhwa ADP S.No.487	75.067	75.067	59.001	
10	Special Development Support for Khyber Pakhtunkhwa Police, SDSP-IV ADP S.No.488	50.000	25.000	3.890	
11	Research Studies "F/S Reconstruction of Malik Saad Shaheed PL, Peshawar	8.260	8.260	4.920	
Total Ongoing Programe		1702.629	1637.461	1217.039	

ACCOUNTS OFFICER
PCU POLICE DEPARTMENT
PESHAWAR

2796 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں پر کتنی کتنی خرچ کی گئی اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں، سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 16-2014 میں محکمہ صحت کو 8280 ملین روپے کا ترقیاتی فنڈ ملا ہے۔

(ب) مالی سال 15-2014 تک خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سب سیکٹر	خرچ رقم (ملین روپے میں)
1	بنیادی صحت	501.985
2	جنرل ہسپتال	3519.734
3	میڈیکل ایجوکیشن	2092.904
4	حفاظتی وتدارکی پروگرامز	334.509
5	تدریسی ہسپتال	1525.939
	ٹوٹل	7975.071

سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں 7975.071 ملین روپے خرچ ہوئے، دوران سال 15-2014، 7 منصوبے Drop کئے گئے جس کی وجہ سے 342.416 ملین روپے Surrender کئے گئے، کوئی فنڈ منقضی Lapse نہیں ہوا۔

2496 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں پر کتنی کتنی خرچ کی گئی اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائی، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت کی طرف سے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2014-15 میں مندرجہ ذیل مدات/شعبوں میں کل مختص شدہ رقوم بمعہ خرچے کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ریجنل ڈیویلپمنٹ کے ذیلی سیکٹر ملٹی سیکٹورل ڈیویلپمنٹ کی مد میں کل مختص شدہ رقم 8859.272 ملین روپوں میں سے 9189.805 ملین روپے کل سترہ (آٹھ جاری اور نو نئے) منصوبوں پر خرچ ہوئے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(2) اس طرح ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی مد میں کل مختص شدہ رقم 1282.534 ملین روپوں میں سے 695.245 ملین روپے کل سولہ (نو جاری، سات نئے) منصوبوں پر خرچ ہوئے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

ترقیاتی فنڈ کا استعمال جون کے آخر تک جاری رہتا ہے جبکہ منقضی رقم کی تفصیلات کا تعین فنانشل گرانٹ کے مرحلے کے بعد ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No.7, 'Call Attention Notice': Mr. Mehmood Jan.

جناب محمود جان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں جناب وزیر صحت صاحب کی توجہ مفاد عامہ کے ایک معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کی سائیکاٹری او پی ڈی میں ای ای جی یونٹ مشین جس سے دماغی امراض کے مریضوں کے ایکسرے کیے جاتے ہیں، عرصہ تین سال سے بند پڑی ہے جبکہ یہ یونٹ ابھی نیا بھی خریدا گیا ہے اور ابھی تک وارنٹی میں ہے لیکن ڈاکٹر حضرات اپنے ذاتی اختلافات اور ذاتی مفادات کیلئے غریب مریضوں سے پرائیویٹ دماغی ایکسرے کراتے ہیں جس کی وجہ سے غریب عوام کو دماغی ایکسرے کے عوض بھاری رقوم ادا کرنا پڑتی ہیں، لہذا اس معاملے پر فوری توجہ دی جائے اور مذکورہ یونٹ فعال کیا جائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، لگتا ہے کہ محمود جان صاحب کا یہ کال اٹینشن کافی ٹائم بعد ایجنڈے پر آیا ہے، ابھی تقریباً دو ماہ قبل یہ ای ای جی مشین انسٹال ہو چکی ہے اور وہ چالو حالت میں ہے، مریضوں کو باقاعدہ سہولیات میسر ہو رہی ہیں تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں محمود جان صاحب کو کہ یہ کال اٹینشن واپس لیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود جان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Next.

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر، زه په پوائنټ آف آرډر باندې د ضیاءالله آفریدی د Production order، سر! دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، یہ کال اٹینشن ختم کر لیں تو، پلیز میاں ضیاءالرحمان، یہ کال اٹینشن میاں ضیاءالرحمان صاحب۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر صاحب! زه یو خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: او به کړی خبره خو چې دا ایجنډا خلاصه کړو کنه، جی میاں ضیاءالرحمان۔

(شور)

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: قربان خان! چې دے لږ وکړی۔ جی جی، قربان خان۔

جناب قربان علی خان: Thank you very much, Sir! ډیره مننه چې تاسو ماته ټائم راکړو او زه د ضیاءالله Production باندې، هغه تقریباً دې Running Assembly کښې خپل دغه کړے وو نو زما دا خواست دے، Ziaullah is not a Mujrim، هغه ملزم دے لا، ما هغه سره، زه هغه کښې دومره Interested نه یم خو زه دا وینم چې زمونږه کال وشو، بلکه هغه نه، هغه د دوه لکهو خلقو یو Representative دے، مونږ د هغه د ټولې حلقې په مرئ باندې لاس اچولے دے۔ دا ایشوز دی هغه، زه تاسو ته سر! دا خواست کوم، زمونږه یو Colleague

دے ، زمونږه یو ممبر دے ، هغه که دلته راځی، خپل ایشوز ډسکس کوی نو زما خیال دے دا ورځ هسې نه سبا په ما راشی، دلته په دوئ راشی او دا په هر چا راتلې شی، ستاسو نوم خو نشم اخستے ، تاسو ډیر معزز یئ خو نور په ټولو خلقو راتلې شی نو زما دا خواهش دے که لږ راشی، هغه خپل Colleagues ئے دی، Relax به هم وی او هغه ایشوز، زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم سر! ډیر ټائم وشو، لږ داسې وخت ورکوئ او که هغې کښې ستاسو څوک خفا شوی وی، د هغه په Speaking ، زه کم سے کم دا ګارنټی ورکوم او ځان کښې دا لیدې شم چې هغه به د دې ایشوز نه بغیر هیڅ خبره نه کوی، سیوا هغه د خپلې حلقې او ګوره جی، د دوه لکهه خلقو Representation هغه کوی نو کم سے کم زما خیال دے چې په دیکښې به ما سره ټول تائید کوئ او که څوک نه کوی نو صفا د اووائی چې نه کوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں انشاءاللہ اس کیس کو دیکھ لوں گا، میں اس کیس کو دیکھ لوں گا اور انشاءاللہ جو بھی ممکن ہو سکے، میں کروں گا اس کے اوپر۔ جی پلیز، بس ہو گئی بات، وہ ہم نے سن لی، کال اٹینشن ہے۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی آپ چھوڑیں نا۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی، میاں ضیاءالرحمان صاحب پلیز، د دې کال اټینشن نه پس، پلیز تاسو وکړئ ، جی میاں ضیاءالرحمان صاحب۔

میاں ضیاءالرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ محترم سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 8 اکتوبر 2005 کو تحصیل بالاکوٹ میں بالخصوص اور سرحد میں اور آزاد کشمیر میں بالعموم تاریخ کا بدترین اور تباہ کن زلزلہ آیا تھا جس میں میری تحصیل بالاکوٹ کے ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن گئے تھے، زلزلہ کے بعد حکومت نے بالاکوٹ کے عوام سے بکریال کے مقام پر نیو بالاکوٹ سٹی کے نام سے نیا شہر آباد کر کے دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن بدقسمتی سے تقریباً زلزلے کی گیارہویں برسی بڑی قریب ہے، اس 10 اکتوبر کو گیارہ سال ہو جائیں گے لیکن بدقسمتی سے آج تک وہ وعدہ حکومت نے پورا نہیں کیا اور یہ شہر تعمیر نہیں ہو سکا، بلکہ پچھلے کئی سالوں سے وہاں پر کوئی کام بھی نہیں آ رہا، کوئی کام بھی نہیں ہو رہا ہے، کوئی تعمیراتی کام وہاں پر نہیں ہو رہا ہے اور اگر دیکھا جائے تو تحصیل بالاکوٹ کے عوام آج تک سعودی عرب نے جو شیلٹر وہاں پر عطیہ کئے تھے، اس میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور اگر سعودی عرب کی گورنمنٹ یہ شیلٹر نہ دیتی تو میرے خیال میں اس سے زیادہ وہاں پر لوگوں کیلئے مشکلات ہوتیں اور آپ کو بخوبی علم ہے کہ بالاکوٹ میں تعمیرات پر پابندی لگادی گئی اور لوگوں سے یہ وعدہ تھا کہ جلد از جلد، میرے خیال میں 2010 کا وعدہ تھا کہ 2010 میں انشاءاللہ یہ شہر پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا اور بالاکوٹ کے سارے لوگوں کو یہاں پر آباد کیا جائے گا، تعمیرات پر بھی پابندی لگادی گئی اور آج تک بدقسمتی سے یہ شہر بھی تعمیر نہیں ہو سکا اور اس کے ساتھ ساتھ ریڈ زون کی وجہ سے بالاکوٹ کے لوگوں کو بے پناہ نقصانات اٹھانے پڑے، آپ کو پتہ ہے کہ جو زلزلہ کی شدت تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن چونکہ آپ نے پڑھ لیا ہے تو میرے خیال میں شاہ فرمان صاحب۔

میاں ضیاءالرحمان: میں تھوڑا سا اس سے متصل چند باتیں آپ سے کروں گا، زیادہ وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں چاہتا ہوں کہ جو کال اٹینشن ہوتا ہے، بس آپ نے وہ، اس کا Respond کر لیں گے شاہ فرمان، جی شاہ فرمان پلیز۔ اوکے نگہت، سوری نرگس، میڈم نرگس۔

محترمہ نرگس: شکریہ سپیکر صاحب، میں بھی اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ جو ہمارے بھائی نے بات کی ہے کہ بالاکوٹ کے علاقے کے لوگ جو ہیں، وہ بہت Suffer کر رہے ہیں، اس سلسلے میں تو تمام گورنمنٹس، جتنی بھی گزری ہیں، تمام نے وعدے کئے ہیں لیکن کسی نے پورا نہیں کیا ہے، ابھی پچھلے دنوں

بھی انہوں نے کافی دھرنا دیا ہے، پھر ٹریڈ کے لوگوں کے کہنے پر انہوں نے اپنا دھرنا منسوخ کیا ہے مگر میری ریکویسٹ ہے اپنی گورنمنٹ سے بھی، فیڈرل گورنمنٹ سے بھی کہ ان لوگوں کی شنوائی کیلئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے کہ وہ لوگ بہت Suffer کر رہے ہیں۔ تھینک یو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! جی نلوٹھا صاحب! بس جی نلوٹھا صاحب کال اٹینشن ہے، اس پر ڈیبیٹ تو نہیں ہو سکتی، بہر حال۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سر، میں بالکل زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، اصل میں اس طرح ہے کہ یہ بکریال سٹی بالاکوٹ کا مسئلہ نہیں ہے، پورے ہزارہ ڈویژن کا مسئلہ ہے، اس لئے کہ یہ ابھی پچھلے دنوں وہاں کے لوگوں نے دھرنا دیا ہے تو پوری شاہراہ ریشم بند ہو گئی ہے اور سارا ہزارہ ڈویژن جام ہو کر رہ گیا ہے تو جو میاں ضیاء الرحمان صاحب نے ریکویسٹ کی ہے، جناب سپیکر صاحب! میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ اس کے اوپر جلد از جلد عمل کیا جائے، گیارہ سال گزرنے کو ہیں، وہ لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں، ان کے پاس یہی ایک چارہ ہوتا ہے کہ وہ باہر روڈ پر نکل آتے ہیں، سڑکوں کے اوپر اور دھرنا دے کر سڑکیں بلاک کر دیتے ہیں، پورا پورا دن پورا ہزارہ ڈویژن جام ہو جاتا ہے، تو ان کا حق ہے، براہ مہربانی اس وعدے کو فوری طور پر اس کے اوپر عمل درآمد کیا جائے تاکہ ان متاثرین جن کے ساتھ بار بار وعدے کئے گئے لیکن وہ ایفا نہ ہو سکے، تو اب میں توقع رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ آج منسٹر صاحب اس کے اوپر فوری ایکشن لیں گے تاکہ ان لوگوں کا مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): جناب سپیکر! یہ واقعی بڑا سیریس مسئلہ ہے، 2005 میں یہ زلزلہ آیا تھا، 2005 سے 2008 تک ایک حکومت تھی، 2008 سے 2013 تک دوسری حکومت تھی، اگر پراونشل حکومت کے Part پر کوئی کمی ہے، Seriously ہم اس کو ان آنریبل ممبرز کے ساتھ ڈسکس کرنا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر کہ کیا پیسے ایرا کے پاس ہیں یا پیرا کے پاس ہیں؟ اگر ایرا کے پاس ہیں اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کی Jurisdiction ہے، پیسے کہیں غلط سیکٹر میں تو خرچ نہیں

ہوئے، پیسے کہیں انکم سپورٹ پروگرام میں تو نہیں گئے؟ کہیں پیسے بالاکوٹ کے بجائے کسی اور جگہ پر تو خرچ نہیں ہوئے؟ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل سیریس ایشو ہے، گورنمنٹ اس کا سیریس نوٹس لے گی اور یہ سارے کوائف جمع کر کے جو فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر ذمہ داری عائد ہوتی ہے، وہ بھی اس اسمبلی کے اندر ہم بات کریں گے اور مجھے امید ہے نلوٹھا صاحب سے، ان کی بات مانی جاتی ہے کہ اگر واقعی جس طرح اس پراونس کے ساتھ اگر زیادتی ہے، اگر اس مد میں بھی ہے تو وہ ہماری Help کریں گے، اگر پچھلی گورنمنٹس کے کوئی Lapses ہیں تو اس کی بھی بات ہو گی اور جو ہماری ذمہ داری ہے، میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ بیٹھ کر یہ ہمیں بریف کر دیں، جہاں جہاں کمی ہے اور جہاں جہاں صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے وعدہ کرنے کی تو وعدہ کرتے ہیں پورا کرنے کی جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Next.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، یہ چونکہ آپ کا ایشو نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں ایک منٹ آپ سے لینا چاہتا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور سر، ہم جب یہاں پہ اسمبلی میں آتے ہیں تو خاص کر اسمبلی کے جتنے بھی ممبران ہیں، ہم آپ کی طرف دیکھتے ہیں اور یہاں پہ پچھلے دنوں جناب چیف منسٹر صاحب نے فلور پر اعلان کیا تھا کہ میں اپوزیشن والوں کے ساتھ بیٹھ کر بجٹ کے بارے میں اور جو فنڈ ہے، اس کے بارے میں ان کے ساتھ ڈسکس کروں گا تو جناب سپیکر صاحب! محمد علی باچا صاحب اور میں سپیکر صاحب کے پاس گئے، انہوں نے 12 تاریخ دی، یہ اس کے باوجود 12 تاریخ آگئی تو اس نے ہمیں ملاقات کا ٹائم نہیں دیا، لہذا میں سر۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے کوئی اور، آپ نے تو کوئی اور، آپ نے تو کوئی اور Topic لے لیا، میں نے کہا کہ آپ اس کے حوالے سے، آپ نے کوئی اور Topic لے لیا ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں، کوئی ملاقات نہیں ہوئی ہے، مجھے ملاقات کا ٹائم دیتے ہیں اور سپیکر صاحب،اس طرح سے اپنا رویہ،تہ یو منت صاحبہ، ایک منٹ سر، اگر یہ ہمارے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھتے ہیں تو میں جناب سپیکر! میں As a protest سارے اپوزیشن ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ میں واک آؤٹ کرتا ہوں اور چیف منسٹر کے Behavior پر اور ان تمام اپوزیشن ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ ہمارے اس واک آؤٹ میں ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں۔

جناب سپیکر: واک آؤٹ، آپ نے اس بے چارے کو اکیلا چھوڑا، وہ اپنا، میڈم نگہت اورکزئی! یہ کال اٹینشن نوٹس آپ کا ہے، آپ کا، یہ کیا ہوا، ابھی بتائیں؟ میں تو اس بات کو۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب امجد خان آفریدی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ مجھے، یہ اس طرح ہال، یہ نہیں چلے گا اس طرح۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: امجد صاحب! بیٹھ جائیں پلیز، بیٹھ جائیں پلیز۔ آپ کمیٹی میں لانا چاہتے ہیں، شاہ فرمان صاحب! یہ اس کو، اس کوئسچن کو کمیٹی میں لانا چاہتے ہیں، وہ جو کوئسچن ہے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): یہ بالکل ٹھیک ہے، بالکل کمیٹی، یہ 2005 کے زلزلے کیلئے جتنے پیسے آئے تھے، کمیٹی میں بالکل یہ سوال جائے۔

جناب سپیکر: جائے کمیٹی میں، کمیٹی میں بھیجتا ہوں اس کو، ایک منٹ، Is it the desire of the House، ایک منٹ جی۔

جناب امجد خان آفریدی: جناب سپیکر صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یار! یہ کیا طریقہ ہے؟ آپ بیٹھ جائیں نا، میں کمیٹی میں بھیجتا ہوں، ابھی اس کو کمیٹی میں۔

Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to the concerned Committee. Okay.

میډم نګهت اورکزئی! پلیز چې دا ایجنډا ختمه شی، بیا تاله درکوم چانس امجد صاحب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے 885، میں وزیر داخلہ، میں وزیر برائے قانون کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ ہماری سوہنی دھرتی پاکستان جو کہ بہت ہی جدوجہد کے بعد حاصل ہوئی لیکن یہاں کے رہنے والے لوگوں کیلئے ابھی بھی قانون میں کچھ ایسے سقم موجود ہیں جن کی بہتری کیلئے ہم نے بہت سے مثبت قدم اٹھانے ہیں، جس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس میں وکلاء کو بھی شامل کیا جائے اور جو اس قانون میں بہتری لا سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، میں ایک دومنٹ میں بات ختم کرلوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آج جلدی پیش کرلیں تاکہ کمیٹی میں جائے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اوکے سر۔ سر، اس میں کچھ ایسے قوانین۔۔۔۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، آپ ہاؤس سے تو اجازت لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ بات کرلیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اچھا ٹھیک ہے، نہیں خیر ہے، آپ پہلے ہاؤس سے کرلیں نا جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to the Special Committee.

جی میڈم، اس کے بعد امجد صاحب آپ بات کرلیں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس کیلئے ایک ایسی سپیشل کمیٹی بنائی جائیگی جس میں ملک کے تمام ممتاز جو ہمارے وکلاء ہیں اور ہمارے صوبے کے جو ممتاز وکلاء ہیں، وہ بیٹھیں گے، اس میں میں چھوٹی سی ایک بات کرونگی، باقی تو قوانین بہت زیادہ ہیں، جن میں ہم لوگوں نے، اس میں ایسے سقم ہیں کہ جس میں ہم لوگ بہتری لانا چاہتے ہیں کہ جس میں ہمارے کورٹس کو جو کیسز ایسے جاتے ہیں جو Criminal ہوتے ہیں، جو دہشت گردی کے حوالے سے ہوتے ہیں اور وہ ضمنیاں ایسے طریقے سے ہوتی ہیں جس پر آگے جاکے کورٹس ان خطرناک دہشت گردوں کو خطرناک Criminals کو یہ لوگ ریلیف دے دیتے ہیں اور وہی لوگ آکے پھر ان لوگوں کو بھی ہراساں کرتے ہیں اور یہ پھر کہتے ہیں کہ ہمارا کسی نے کیا کرلیا ہے اور اسی طرح بہت سے قوانین ہیں، جس پر پھر جب یہ کمیٹی بنے گی، اسی میں ہم بیٹھ کر بات کرینگے لیکن میری آپ سے درخواست یہی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو ہم نے سپیشل کمیٹی میں ریفر کردیا اور سپیشل کمیٹی اس کیلئے بنائینگے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی جی، تھینک یو، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ارباب جہانداد صاحب! آپ کرلیں گے، اس کے بعد امجد افریدی صاحب، یہ ریزلیوشن کیلئے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

ارباب جہانداد خان: سپیکر صاحب، Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کرکے مجھے اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

ارباب جہانداد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قرارداد میں میرے جو اور ساتھی ہیں، ان میں مسٹر عارف یوسف، منور خان، مفتی سید جانان صاحب، ملک نور سلیم صاحب، چونکہ ملک بھر میں تمباکو کی فصل کا زیادہ تر حصہ خیبر پختونخوا میں اگایا جاتا ہے اور صوبے کے بیشتر افراد کے روزگار کا ذریعہ اور اس صوبے کا تمباکو دنیا کا بہترین ہے اور واحد کیش فصل ہے، چونکہ تمباکو بورڈ مرکزی حکومت کے پاس ہے جس سے صوبے کے کاشتکاروں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے اور پیداوار متاثر ہو رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پاکستان تمباکو کا انتظام مرکزی حکومت سے منتقل کر کے صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے تاکہ متعلقہ کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے ساتھ ساتھ مذکورہ فصل کی پیداوار میں مزید بہتری لائی جائے، مزید یہ کہ بورڈ آف ڈائریکٹر کو تشکیل دینے کیلئے جو سمری منسٹری آف کامرس کی طرف سے جناب وزیر اعظم صاحب کے آفس میں بھیجی گئی ہے، اس کو فوری طور پر منظوری دی جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Minister for Law, item No. 7.

جناب امجد خان آفریدی: سر، جهانداد نه بعد نمبر د را کړے وو۔

جناب سپیکر: صاحب، دوه منټه راله راکړه، دوه منټه، دا ایجنډا زر ختموؤ، جي امجد صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: ډیره مهرباني سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، د کوهاټ یوه داسې مسئله راپیښه شوې ده د حکومت د طرف نه چې د ګیس د رائیلټي فنډ د 2008-09-10-11-12-13 پورې ریلیز شوے دے خو دا په هر فنانشل ایئر کښې د اګست اینډ ستمبر په میاشت کښې دا ریلیز کیږي جي، تیر کال دا فنډ نه دے ریلیز شوے جي، خو هغه فنډ ئے چې نه دے ریلیز کړے جي، دا 15-2014 کښې د کرک رائیلټي وه ایک ارب 30 کروڑ روپے، د کوهاټ وه جي، 60 کروڑ روپے، تیر کال

سره کاسیره ئے نه ده ریلیز کړې جی، صوبائی حکومت او زه خپله د صوبائی حکومت حصه هم یم د تحریک انصاف۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نه دے۔

جناب امجد خان آفریدی: دے خو مه پریږده کنه۔

جناب سپیکر: جی کاؤنٹ، دومنٹ کیلئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Ji, 29. Quorum is incomplete.

"In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jhagra, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday, 15th August, 2016, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا گیا)